Pathway to Ilm

ماہانہ نیوز لیٹر

صفر 1446 / اگست 2024

ہمارے دوسرے نیوز لیٹر کا تعارف!

السلام علیکم!

اس علمی سفر میں آپ کی معیت ہمارے لئے بڑی خوشی اورمسرت کا باعث ہے ۔ آپ حضرات تک براہ راست مستند اور قابل معتمد علم کی رسائی ہماری اولین ترجیح ہے۔ "پاتھ وے ٹو علم" کی یہ کاوش آسٹریلیا اور نیو ساؤتھ ویلز کے تمام معتبر علماء کرام کے باہمی تعاون کا نتیجہ ہے۔ یہ تمام حضرات پورے اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ ہماری کمیونٹی کو درپیش جدید مسائل کو حل کرنے کے لئے پر عزم ہیں ۔

یہ دوسرا ایڈیشن مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل ہے:

صفر کے مہینے سے متعلق ہمارے معاشرے میں موجود طرح طرح کے من گھڑت اوربے بنیاد توہمات اور غلط فہمیاں، سیرتِ نبوی ، اور قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت۔

اس طرح کے مزید اہم موضوعات کے لئے علم کے اس سفر میں ہمارے ساتھ جڑے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کے نور سے منور فرمائے۔

ہماری ٹیم*

ڈاکٹر مولانا شبیر احمد - مسجد قباء، ماؤنٹ ڈروئٹ	مولانا اکرام احمد - مسجد قباء، ماؤنٹ ڈروئٹ
مولانا اشفاق اکبر - دار التربیۃ، لیکمبہ	مفتی عبد الکریم - دار ابن عمر، کیمپبلٹاون
مولانا برہان مہتر - اقرء اکیڈمی، پرتھ	مولانا تنزیل حیدر - رائیڈ مسجد، رائیڈ
مولانا عبیر الحسن تھانوی - دار الحسن، ماؤنٹ ڈروئٹ	مولانا عمر آلڈرڈ - دار ابن عمر، کیمپبلٹاون
مولانا حسن اقبال قاضی - امام، ایسٹرن سبربز	مفتی خالد شاہ، کاشف العلوم، میلبرن

*مزید علماء شامل ہوں گے

علم، جنت کا راستہ

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .

"جو شخص علم دین حاصل کرنے کے راستہ پر چلا یا چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا اور علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی۔ عالم کی عبادت کرنے والوں پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر۔ علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں، اور انبیاء کرام علیہم السلام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کر لیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا۔"

ابو داود، کتاب 26، حدیث 1

صفر اسلامی قمری سال کا دوسرا مہینہ ہے ۔ صفر کے مہینے میں لوگ گھروں سے نکل کر سفر کرتے تھے، جس کی وجہ سے گاؤں کی آبادی میں کمی واقع جاتی تھی، اسی لئے اس مہینے کو "صفر" کہا جانے لگا، یعنی خالی۔

اسلامی سال کے اس دوسرے مہینے کے ساتھ بےتحاشہ توھمات، بے بنیاد عقائد وابسطہ ہیں۔ لوگ اس مہینے میں شادی بیاہ اور دیگر خوشی کی تقریبات منعقد کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ پورا مہینہ نحوست والا مہینہ ہے ۔

بعض کا خیال ہے کہ صفر کے آخری بدھ کا روزہ رکھنا، مخصوص نمازیں پڑھنا، بعض سورتوں کی تلاوت کرنا، یا اس دن خاص کھانا تیار کرنا افضل ہے۔ ان رسوم و رواج کی تائید کے لیے کوئی مستند ثبوت نہیں ہے اور یہ اکثر من گھڑت احادیث پر مبنی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ایسی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا:

"لَا عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ"

"کوئی متعدی بیماری نہیں، کوئی بد شگون نہیں، کوئی اُلو (برائی کی علامت کے طور پر)نہیں، اور کوئی صفر (بدبختی کے مہینے کے طور پر)نہیں۔لامت کے طور پر)نہیں، اور کوئی صفر (بدبختی کے مہینے کے طور پر)نہیں۔ (سُنن ابن ماجہ 3539)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ماہِ صفر نہ تو منحوس ہے اور نہ ہی بدقسمتی کا مہینہ ہے۔

- ڈاکٹر شبیر احمد

اسلامی تربیت: نیک بچوں کی تربیت کے لیے تجاویز*

1. جلدی سونے کی عادت ڈالیں: بچوں کو جلدی سونے کی ترغیب دیں تاکہ وہ فجر کے وقت بیدار ہو سکیں اور دن کا آغاز تازگی کے ساتھ کر سکیں۔
2. وقت پر نماز کی تعریف کریں: بچوں کی تعریف کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں جب وہ وقت پر نماز ادا کریں۔
3. اچھی عادات اور اخلاقیات سکھائیں: اچھے کردار کی اہمیت پر زور دیں، جس میں بزرگوں کا احترام، دوسروں کے ساتھ مہربانی، اور شکرگزاری شامل ہو۔

*اس مسئلے پر ایک تفصیلی مضمون آئندہ چند مہینوں میں لکھا جائے گا ان شاءاللہ تعالیٰ

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے (6-10)

6. امانتیں ان کے حقداروں کو واپس کرنا
7. عہد و پیمان کو پورا کرنا
8. (صبح کے وقت) یہ دعا پڑھنا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا
9. اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنانا
10. فجر اور عصر کی نماز وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا

حوالہ: جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

سیرت

عربی زبان کی اصطلاح میں سیرۃ سے مراد کسی بھی انسان کی سوانح عمری یا "زندگی کا رہن سہن" ہے، لیکن اسلام میں سیرت سے مراد بنیادی طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ سیرۃ کی اصطلاح دیگر قابل ذکر شخصیات کے سفرِ حیات کو بھی بیان کر سکتی ہے، جیسے سیر صحابہ رضی اللہ عنہم۔
سیرت سے مراد نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ ہے۔ اس میں ان کی سوانح عمری سے متعلق واقعات اور طرز زندگی کے تمام پہلو شامل ہیں، جیسے کہ قبل از ولادت مبارکہ کے واقعات، خود آپ کی ولادت مبارکہ، آپ کے والدین، آپ کا نسب،آپ کا قبیلہ، اوردوسرے اہم واقعات جو آپ کی ولادت سے قبل اور اس کے قریب قریب پیش آئے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور کردار حسنہ ہمارے لئے زندگی میں ایک جامع ضابطہ حیات ہے۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم آپ کے اعلی اخلاق کی وجہ سے ہےجیسے ہمدردی، دیانتداری، رواداری، اور صبر ۔
اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْآخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا

"فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اﷲ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂِ (حیات) ہے اس کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔" (33:21) اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جس کو پڑھنا، سمجھنا اور پھر اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے ۔
اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اور ایمان کی ترقی و کامرانی کے لئے آپ علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے باخبر رہنا انتہائی ضروری ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی ہیں اس لئے ہمارے لئے روزمرہ زندگی گزارنے کی واحد اور آخری مشعلِ راہ صرف اور صرف آپ ہی کی تعلیمات ہیں۔ سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ سے اپنی ذاتی روحانی رہنمائی کے ساتھ ساتھ باہمی معاشرتی رہنمائی بھی ملتی ہے ۔کیونکہ آپ کی زندگی سے ہمیں شفقت اور عفو درگذر کا درس ملتا ہے۔
سنت اور سیرتِ طیبہ کا فہم ہمارے دین و ایمان کی مضبوطی کا ایک اہم عنصر ہے، جس کے بغیر دین اسلام ادھورا اور نامکمل ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کی مثالیں اتحاد و اتفاق اور سماجی ہم آہنگی کے اہم سبق پیش کرتی ہیں، جو ہمیں محبت اور رواداری کو پروان چڑھانے کا طریقہ سکھاتی ہیں۔ ہنگاموں اور مصیبتوں سے بھری دنیا میں، سیرت ہمیں ثابت قدم اور لچکدار رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اسی طرح ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے باخبر رہنا زندگی کے ذاتی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں کوخوبصورت بنادیتا ہے، اور بامعنی اور بامقصد زندگی گزارنے میں مدد دیتا ہے۔

-مولانا برہان مہتر

لازوال دیانتداری

اخلاقی طور پر ایمانداری اور دیانت داری ایک اچھے اور سلجھے ہوئے معاشرے کی بنیاد ہیں۔ یہی وہ اخلاقی رویے ہیں جس سے ایک بااعتماد اور سچا معاشرہ وجود میں آتا ہے، جس سے معاشرے کے لوگ انفرادی اور اجتماعی طور پر آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں ۔
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اکثر رات کو مدینہ کی گلیوں میں اپنی قوم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے چکر کاٹ رہے ہوتے تھے۔ ایک رات، انہوں نے ایک عورت کو اپنی بیٹی کو دودھ میں پانی ملانے کی ہدایت کرتے ہوئے سنا۔ نوجوان لڑکی نے یوں کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے بے ایمانی سے منع کیا ہے۔
جب والدہ نے دلیل دی کہ خلیفہ کو پتہ نہیں چلے گا تو لڑکی نے جواب دیا کہ خلیفہ غیر موجود ہے سہی، اللہ تو موجود ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جواب سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنے بیٹے عاصم سے اس لڑکی سے شادی کرنے کو کہا۔ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ، جو بعد میں مسلم سلطنت کے عادل حکمران بنے، اسی پاک رشتے سے وجود میں آئے تھے۔

حوالہ : تاریخ دعوت وعزیمت سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیه، راہ کے موتی مولانا افضل اسماعیل

-مولانا اکرام احمد

قرآن مجید کو صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت

تجوید کی اہمیت

قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت وفضیلت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن اس سے بڑھ یہ بات کتنی اہمیت کی حامل ہے کہ یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ آپ کی سنت پر عمل کرنے کے علاوہ، قرآن کی تلاوت کے دوران تجوید کے ساتھ ادائیگی کا خیال رکھنا کئی اہم وجوہات کی بناء پر ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، لہذا اس کو اس طرح پڑھا جائے جیسا یہ نازل ہوا ہے ۔اس کی تلاوت میں تجوید اور ادائیگی کا خوب خیال رکھا جائے۔

دوسری بات یہ ہےکہ تجوید کے ساتھ تلاوت کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ عربی الفاظ اپنے اصل معنی پر برقرار رہتے ہیں ۔ قرآن چونکہ عربی میں ہےاور عربی بہت حساس زبان ہے۔ تلفظ میں تھوری سی تبدیلی سے یا آواز کو کم یا زیادہ کرنے سے الفاظ کے معانی بدل سکتے ہیں، جیسے آواز کو کم یا زیادہ کھینچنا، لہٰذا تجوید کے احکام کی پابندی تلاوت میں غلطیوں کو روکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید سیکھنے اور پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حوالہ: abouttajweed.com

-مولانا اشفاق اکبر

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ قابل قدر کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی کلام نماز میں پڑھا جاتا ہے اور تمام احکام شریعہ کا منبع و مآخذ یہی قرآن ہے۔ اگر قرآن کی تلاوت میں(لحن جلی) بڑی غلطی ہو جائے تو نماز سرے سےادا ہی نہیں ہوتی۔ دیگر آسمانی کتابوں کے برعکس، یہ اپنی اصل صورت میں بالکل اسی طرح محفوظ ہے جس طرح پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی تھی۔ مسلمان ہونے کے لئے قرآن کے ایک ایک حرف اور لفظ پرایمان لانا ضروری ہے۔ سوال یہ ہے کہ پھر یہ امت قرآن کی تلاوت اور تلفظ میں کیوں اس قدر غفلت اور لاپرواہی کا شکار ہے؟اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو یہ باور کرایا ہے کہ قرآن اور اس کے حروف کو ہم جس طرح چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے اور خود قرآن نے اس کی تردید کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے:

ٱلَّذِينَ ءَاتَيۡنَٰهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ يَتۡلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ أُوْلَٰٓئِكَ يُؤۡمِنُونَ بِهِۦۗ وَمَن يَكۡفُرۡ بِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی، جبکہ وہ اس کی تلاوت اس طرح کرتے ہوں جیسا اس کی تلاوت کا حق ہےہے، تو وہ ہی (درحقیقت) اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس کا انکار کرتے ہوں، تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں"۔ (2:121)

اور اللہ تعالیٰ نے مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا"

"یا اس سے کچھ زیادہ، اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو" (73:4)

لہٰذا، ہم سب پر لازم ہے کہ ہم تجوید سیکھیں۔ تجوید کا مطلب ہے قرآن کو اس کے تمام اصولوں، صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ پڑھنا۔

تزکیہ نفس

تزکیہ کے حصول میں متعدد طریقے شامل ہیں، یہ تمام طریقے روح کی صفائی اور ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان طریقوں میں سے وہ اعلیٰ صفات کے طریقے بھی ہیں جن کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دی ہے۔ ان خصوصیات میں سے ایک اخلاص ہے۔ اخلاص ہمارے اعمال کی قبولیت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ثواب ملے گا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی عمل جو صرف اللہ کی رضا کے لیے نہ کیا جائے وہ دنیا اور آخرت میں بےکار وعبث ہے۔

بعض اوقات انسان کےسارے اعمال صرف دکھاوے کے لئے یا کسی دنیاوی فائدے کے لئےہوتے ہیں، جیسا کہ منافق دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالی قرآن میں ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: "اور جب(منافقین)نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہوکر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں"۔ (4:142)

اخلاص سے شروع کرنے والے اعمال شروع کرنے کے بعد اگر ان میں کچھ دکھاوے کی نیت شامل ہو جائے تو امید ہےکہ اللہ تعالیٰ اس پر اجر دیں گے۔ چونکہ انسان کمزور ہے اور شیطان کی طرف سے وسوسے آسکتے ہیں لہذا ان وسوسوں کو دور کرنے کی مسلسل کوشش جاری رکھیں اور ساتھ میں استغفار کا بھی اہتمام کریں۔

کئی آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ظاہری شکل و صورت اور دولت سے زیادہ ہمارے اخلاص کو دیکھتے ہیں ۔ مثال کے طور پر ایک آدمی جو صرف اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کے لیے چھپ کر صدقہ کرتا ہے، وہ ان سات لوگوں میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سایہ فرمائے گا۔ لہٰذا ہمیں اپنے دلوں، نیتوں اور اعمال کو ہر قسم کی ریا سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے نیک اعمال کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرنا چاہیئے ۔ حتمی ثواب اور قبولیت اللہ کی طرف سے ہے ،جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

فَمَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا

" تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے" (18:110)

-مولانا عبیر الحسن تھانوی

رابطے کی تفصیلات:

ڈاکٹر شبیر احمد (کوآرڈینیٹر) - 0414 944 831

مولانا اشفاق اکبر (ایڈیٹر) - 0405 134 416

مولانا اکرام احمد (ایڈیٹر، ڈیزائن اور گرافکس) - 0449 050 823

ترجمہ: انگریزی سے اردو: مولانا نصیر احمد (پاکستان)